60407 ـ ملازمین کی تنخواہ میں تاخیر کرنے کا حکم

سوال

میں کمپنی میں اکاؤنٹ کا کام کرتا ہوں جتنے بھی مالی معاملات ہوں حتی کہ چیك بھی وہ میرے پاس سے ہو کر جاتے ہیں، کمپنی کا مالك زکاۃ کی ادائیگی کرتا ہے، لیکن ملازمین کی تنخواہوں میں تین ماہ تك کی تاخیر کرتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ملازمین کی تنخواہ اس کے مستحقہ وقت سے لیٹ کرنی جائز نہیں اور تنخواہ کا وقت کام ختم کرنے کے بعد یا پھر جس مدت متفقہ کے اختتام پر، اگر اس پر اتفاق ہوا ہو کہ مہینہ ختم ہونے کے بعد تنخواہ دی جائیگی تو ہر مہینے کے اختتام پر ملازم کو تنخواہ دینا ضروری ہے، اور بغیر کسی عذر کے اس میں تاخیر کرنا ٹال مٹول اور ظلم شمار ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6).

تو اللہ تعالی نے ان عورتوں کا کام ختم ہونے کے فورا بعد ان کی اجرت دینے کا حکم دیا ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشك ہونے سے قبل ادا کرو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2443) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس سے مراد یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہونے کے فورا بعد اس کی اجرت اور مزدوری دے دی جائے، اور اسی طرح جب مدت متفقہ ختم ہو (جو کہ اس وقت غالب طور پر ایك ماہ ہے) تو اس کا حق اسے ادا کرنا واجب ہے.

مناوی رحمہ اللہ " فیض القدیر " میں لکھتے ہیں:

" استطاعت اور قدرت ہونے کے باوجود اس میں ٹال مٹول سے کام لینا اور اچھا دیتا ہوں کہنا حرام ہے، تو اس کا پسنہ خشک ہونے سے قبل اس کی اجرت دینے کا حکم کام سے فارغ ہونے کے بعد مزدور کے مطالبہ پر فورا دینے کے حکم سے کنایہ ہے، چاہے اسے پسینہ نہ بھی آیا ہو، یا پھر پسینہ آ کر خشک ہو چکا ہو " انتہی.

کمپنی کے مالک کا تنخواہ دینے میں ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے جو قابل مؤاخذہ اور سزا کا مستحق قرار دیتا ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" غنی اور مالدار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2400) صحیح مسلم حدیث نمبر (1564).

المطل: ٹال مٹول کو کہتے ہیں.

اور ایك دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مالدار اور غنی شخص کا ٹال مٹول سے کام لینا اس کی عزت اور اسے سزا دینے کو حلال کر دیتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3628) سنن نسائی حدیث نمبر (4689) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2427) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1434) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللي: ٹال مٹول کو کہتے ہیں.

اور الواجد: غنی و مالدار کے معنی میں ہے.

اور اس کی عزت حلال ہونے کا معنی یہ ہے کہ: وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھے دینے میں ٹال مٹول سے کام لیا اور مجھ پر ظلم کیا ہے.

اور اسے سزا کا مستحق کرتا ہے کا معنی یہ ہے کہ: اسے قید کی سزا دی جا سکتی ہے، سفیان رحمہ اللہ وغیرہ نے یہی شرح بیان کی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص اپنے ملازمین کو اپنے ملك جانے سے قبل تنخواہ نہیں دیتا، یا پھر ہر ایك یا دو سال کے بعد تنخواہ دیتا ہے، اور ملازمین کچھ نہ کر سکنے، اور کہیں اور کام نہ ملنے اور مال کی ضرورت کے پیش نظر اس پر راضی ہوتے ہیں

تو ایسے شخص کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" مالك کو چاہیے کہ وہ ملازمین کو ہر ماہ کے آخر میں ان کی تنخواہ دے ایسا کرنا اس پر واجب ہے، جیسا کہ آج لوگوں کے ہاں معروف ہے، لیکن اگر ملازم اور مالك کے مابین یہ اتفاق ہوا ہو کہ تنخواہ ایك سال بعد یا دو سال بعد دی جائیگی تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر عمل کرتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (14 / 390).

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر کمپنی کے مالك کو آپ نصیحت کریں، اور اس کے سامنے ملازمین کی تنخواہ میں تاخیر کرنے کی حرمت واضح کریں، اور یہ بھی بتائیں کہ انہیں نقصان اور ضرر دینا حرام ہے.

واللہ اعلم .